بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

جہاتُ الاِسلام کا دوسرا شمارہ (جنوری - جون ۲۰۰۸ء) قارئین کرام کی نذر کیا جا رہا ہے۔ اس شمارہ میں حدیث وفقہ، سیرت، علم الکلام، فنونِ لطیفہ (خطّاطی) اور معاصر فکرِ اسلامی جیسے موضوعات سے متعلق کل سات مقالات کے علاوہ تین عدد نئی مطبوعات پر تبصرے شامل کیے گئے ہیں۔

ادارہ شروع دن سے اس بات کا عزم کیے ہوئے ہے کہ جہاتُ الاِسلام کو ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کی طرف سے تحقیقی مجلّات کی اشاعت کے سلسلہ میں تجویز کردہ قواعد وضوابط (خصوصاً موصولہ مقالات کی اشاعت سے قبل ملک و بیرون ملک کے ماہرین سے جانچ - Evaluation) کے مطابق شائع کیا جائے۔ چنانچہ موجودہ شمارہ میں شامل جُملہ مقالات کی جانچ کا اہتمام کیا گیا۔ ماہرین کی طرف سے موصول ہونے والی آراء کی روشنی میں بعض مقالہ نگاروں کو اپنے مقالات میں ضروری ترمیم واضافہ کی زحمت بھی دی گئی جسے انہوں نے خندہ پیشانی سے گوارا فرمایا۔ ہماری خواہش اور کوشش ہے کہ جہاتُ الاِسلام میں صرف معیاری علمی وتحقیقی مقالات ہی شائع کیے جائیں۔ ذیل میں تحقیقی مقالات کی خصوصیات کے بارے میں معاصر نقطۂ نظر (اسلام آباد) کا یہ بیان نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو وطن عزیز کی مؤقر جامعات کی جانب سے شائع ہونے والے تحقیقی مجلّات کے مضامین پر تبصرہ کے طور پر شائع ہوا ہے:

> کسی موضوع پر محض مواد جمع کر لینا یا اسے خاص ترتیب سے پیش کر دینا تحقیق نہیں ہے، گو مواد پیش کرتے ہوئے اس کے ماخذ ومصادر کے حوالے پوری تفصیل سے ہی نقل کیوں نہ کیے جائیں۔ کوئی مضمون جو پہلے سے موجود معلومات میں اضافہ نہیں کرتا، تعبیر وتشریح کی کوئی نئی جہت نہیں دکھاتا، یا کوئی سوال پیدا نہیں کرتا تحقیقی کاوش نہیں کہلا سکتا [عبدالرزاق قریشی کے الفاظ میں: ''تحقیقی مقالہ میں کوئی علمی مسئلہ حل کیا جاتا ہے یا کوئی نئی بات کہی جاتی ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جو بات کہی جائے وہ بنیادی طور پر نئی ہو، ایک بات پہلے کہی جا چکی ہے، اس میں جدید معلومات کا اضافہ بھی تحقیق ہے، پہلے جو بات کہی گئی ہے اگر اس میں غلطی یا غلطیاں ہیں تو ان کی تصحیح بھی تحقیق ہے۔ مسئلہ کے کسی نئے پہلو پر بحث

کرنا یا روشنی ڈالنا بھی تحقیق ہے (عبدالرزاق قریشی، مبادیاتِ تحقیق، بمبئی: ادبی پبلشرز، ۱۹۶۸ء، ص ۵)]۔ اس حوالے سے لکھنے والوں کو اوّلاً اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اُن کی دلچسپی کے موضوع پر دوسروں نے کیا لکھا ہے، اور اگر وہ اُن کے [فراہم کردہ] معلومات میں کچھ اضافہ کر سکتے ہوں یا اُن کی پیش کردہ تعبیر وتشریح سے الگ راہ نکال سکتے ہوں تو پھر اُنہیں قلم اٹھانا چاہیے، بصورتِ دیگر ان کی تحریر زبان وبیان کی رو سے چاہے کتنی ہی پرشکوہ کیوں نہ ہو، تحقیقی مقالہ ہرگز نہ ہوگی (نقطۂ نظر، شمارہ ۱۴، اپریل-دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۴۵)۔

جہاتُ الاسلام کے ابتدائی دونوں شماروں کی اشاعت کے سلسلہ میں ملک اور بیرون ملک سے جن اہل قلم نے اپنی نگارشات سے نوازا ہے میں ان کی صمیمِ قلب سے ممنون ہوں۔ خصوصاً علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (بھارت) اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ملائشیا سے وابستہ اساتذہ ومحققین کی عنایات لائق تحسین ہیں۔ جزاهم الله احسن الجزاء۔

اس موقع پر میں جہاتُ الاسلام کی مجلس مشاورت کے فاضل ومعزّز اراکین اور ان اہلِ علم کا شکریہ ادا کرنا اپنا خوش گوار فریضہ خیال کرتی ہوں جنھوں نے افتتاحی شمارہ کے بارے میں اپنے تأثرات و ملاحظات سے آگاہ فرمایا اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔ موجودہ شمارہ میں اہل علم کے ان مشوروں سے حتیٰ الامکان استفادہ کیا گیا ہے۔ ان اہل علم کی تجاویز اور مشورے مستقبل میں بھی مجلس ادارت کے لیے رہنمائی کا باعث بنتے رہیں گے۔ جناب محمود الحسن عارفؔ، صدرِ شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ جنھوں نے مدیرِ مجلّہ (محمد ارشد) کو اُن کی دیگر ذمہ داریوں سے سبکدوش کر کے یکسوئی کے ساتھ مجلّہ کی ترتیب وتدوین کا موقع فراہم کیا۔

میں اس امر کا اعتراف کرنا چاہوں گی کہ جناب محمد ارشد نے اس مجلّہ کی ترتیب وتدوین اور اس کی طباعت واشاعت کے سلسلہ میں جو سعی وکاوش کی ہے وہ لائقِ تحسین وآفرین ہے۔ خدائے ذوالجلال کے حضور دُعا گو ہوں کہ وہ اُن کی اس سعی وکاوش کو قبولیت سے نوازے اور ان کو صحت وعافیت کے ساتھ مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ امر میرے لیے انتہائی مسرّت واعزاز کا باعث ہے کہ مجھے آغاز سے ہی جہاتُ الاسلام کی ترتیب وتدوین اور اس کی طباعت واشاعت کی نگرانی کی سعادت حاصل ہوئی۔ راقمۃ السطور کی زیرنگرانی

جہـــاتُ الاِسـلام کا یہ آخری شمارہ شائع ہو رہا ہے (۲۸ مئی ۲۰۰۸ء سے وظیفہ حُسن خدمت پر اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے سبب)۔ میری دعا ہے کہ جہـــاتُ الاِسـلام مستقبل میں خوب پھلے پھولے اور ایک معیاری تحقیقی مجلّہ کی صورت میں اپنی شناخت قائم و برقرار رکھے۔

(ثمر فاطمہ مسعود)

مدیرِ اعلیٰ